SAMARBEIDSRÅDET FOR TROS- OG LIVSSYNSSAMFUNN

سوشل کنٹرول، جبری شادی اور امدادی خدمات کی فہرست۔

نیچے آپکو سوشل کنٹرول، مذہب اور سوشل کنٹرول، جبری شادی اور ارینجڈ میرج (بڑوں کی طے کردہ شادی) کی وضاحت ملے گی۔ ہر حصے میں اس تحریر سے متعلق غور کرنے کے لیے سوالات شامل ہیں۔ ہم نے عام خطرے کی نشانیوں اور ان خطرے کی نشانیوں کی ایک فہرست بھی بنائی ہے جن کا تعلق خاص مذہب سے ہے۔ آخر میں آپکو امدادی خدمات کی فہرست ملے گی جنہیں آپ خود کو یا اپنے کسی واقف کو مدد کی ضرورت ہونے پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی موضوع پر دوسرے آن لائن وسائل کی فہرست بھی موجود ہے۔

مثبت (اچھا) سوشل کنٹرول اور منفی (برا) سوشل کنٹرول

منفی سوشل کنٹرول کا کوئی حل نکالنے کے لیے آپکو یہ پتا ہونا ضروری ہے کہ یہ کیا ہے اور اسکا اظہار کن چیزوں سے ہوتا ہے۔ تمام معاشروں اور تہذیبوں میں سوشل کنٹرول پایا جاتا ہے اور یہ اپنے آپ میں کوئی بری چیز نہیں ہے۔
سوشل کنٹرول کی مثالیں یہ ہیں جیسے والدین بچوں کے گھر میں رہنے کے اوقات طے کرتے ہیں، سکرین ٹائم محدود کرتے ہیں یا انہیں تعلیم یا دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ آپ کچھ غیر تحریر شدہ اصولوں کی روشنی میں سیکھتے ہیں کہ آپکو کچھ توقعات اور سماجی قاعدوں کے مطابق عمل کرنا چاہیئے لیکن یہ توقعات اور قاعدے انسان کی فلاح بڑھانے والے بھی ہو سکتے ہیں اور اسکا راستہ روکنے والے بھی ہو سکتے ہیں۔

جب سوشل کنٹرول منفی ہو تو باقاعدہ دباؤ کی مختلف قسمیں اکثر لمبا عرصہ چلتی رہتی ہیں، دھمکیاں یا نگرانی ہوتی ہے تاکہ ایک شخص کمیونٹی (معاشرتی گروہ) یا خاندان کے قاعدوں کے مطابق عمل کرے۔ کنٹرول کے منفی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ فرد کے ان حقوق کے خلاف ہوتا ہے جو انسانی حقوق، بچوں کے کنونشن یا نارویجن قانون میں بیان ہوئے ہیں۔

منفی سوشل کنٹرول یہ نہیں ہے کہ والدین بچے سے فون لے لیں اور کہیں کہ فون دیکھتے رہنے کی بجائے کچھ اور کرنا ہے۔ لیکن اگر والدین روزانہ سکول کے بعد بچے کے موبائل فون پر سب کچھ کھول کر دیکھیں اور چیک کریں کہ بچہ سب "ٹھیک" کر رہا ہے تو یہ خطرے کی بھرپور نشانی ہے۔

مثبت اور منفی سوشل کنٹرول کے بیچ فرق

مثبت اور منفی سوشل کنٹرول کے بیچ فرق یہ ہے کہ منفی کنٹرول فرد کی اس آزادی کو باقاعدہ محدود کرتا ہے کہ وہ خود اپنے فیصلے کرے اور اپنی اصلیت کے مطابق زندگی گزارے۔ یہ انسان کے طرزعمل پر پابندیاں لگاتا ہے نہ کہ حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسکی مثالیں یہ ہو سکتی ہیں کہ ایک شخص کے دوستوں، کپڑوں، گرل فرینڈ یا بوائے فرینڈ کے انتخاب یا زندگی میں دوسرے انتخابوں پر بار بار حملہ کیا جائے۔

حکومت کے ایکشن پلان "اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے کا حق" میں منفی سوشل کنٹرول کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"یہاں ہم منفی سوشل کنٹرول کا مطلب مختلف قسموں کی نگرانی، دباؤ، دھمکیاں اور زبردستی سمجھتے ہیں جو یہ یقینی بنانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ افراد اپنے خاندان یا گروہ کے قاعدوں کے مطابق زندگی گزاریں۔ اس کنٹرول کی پہچان یہ ہے کہ یہ باقاعدہ انداز میں روا رکھا جاتا ہے اور یہ بچوں کے کنونشن اور نارویجن قانون وغیرہ کے مطابق فرد کو حاصل حقوق کے خلاف ہو سکتا ہے۔"

منفی سوشل کنٹرول بالعموم اس خوف سے کیا جاتا ہے کہ فرد گروہ کو چھوڑ دے گا یا گروہ کے اصولوں کے خلاف عمل کرے گا۔ اکثر دباؤ اور دھمکیاں اس بات کا نتیجہ ہوتی ہیں کہ وہ شخص گروہ، خاندان یا معاشرے کے قاعدوں یا عزت کے نظریے کے خلاف عمل کرتا ہے۔ اسکا مقصد "روک تھام" بھی ہو سکتا ہے جس میں فرد کی آزادیوں پر اس لیے پابندی لگائی جاتی ہے کہ اسے قاعدوں کے خلاف عمل کرنے کا موقع نہ ملے۔ ایسی وجوہ بھی ہو سکتی ہیں جیسے کوئی اس بات سے ڈرتا ہو کہ بچے زیادہ ہی دین یا زیادہ "نارویجن" نہ بن جائیں یا کوئی ایسی صورتحال نہ پیدا ہو کہ خاندان کی عزت یا نیک نامی ختم ہو جائے۔تاہم نتائج اکثر ایک جیسے ہی ہوتے ہیں، انسان اپنے حقوق اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق کھو بیٹھتا ہے، یا سنگین کیسوں میں شدید صدمے کے اثرات، نفسیاتی صحت کے مسائل اور جسمانی تشدد جیسے نتائج واقع ہوتے ہیں۔

اکثر منفی سوشل کنٹرول خاندانوں، محبت کرنے والوں یا میاں بیوی کے بیچ، چھوٹے یا بڑے گروہوں اور کمیونٹیوں میں ہوتا ہے، اور تب بھی جب ایک خاندان یا جوڑے کا تعلق کسی مخصوص کمیونٹی مثلاً کسی مذہبی تحریک سے ہو۔ یہ ذہن میں رکھنا بھی اہم ہے کہ جب کسی خاندان میں والدین اپنے بچوں پر منفی سوشل کنٹرول استعمال کر رہے ہوں تو اسکی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خود والدین کو انکی مذہبی جماعت، رشتہ داروں یا کمیونٹی کی طرف سے دباؤ کا سامنا ہے۔ یہ ذکر کرنا بھی اہم ہے کہ منفی سوشل کنٹرول "تارکین وطن کا مسئلہ" نہیں ہے۔ یہ مسئلہ صرف تارکین وطن کے گھروں میں موجود نہیں ہے بلکہ یہ سبھی گھروں میں ہو سکتا ہے – چاہے وہ مذہبی ہوں یا نہ ہوں۔

غور کرنے کے لیے سوال:

ہم مثبت سوشل کنٹرول کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں اور کہاں سے منفی کنٹرول کی حدود شروع ہوتی ہیں؟

کیا منفی سوشل کنٹرول کی تعریف کے کوئی اور طریقے ہیں؟

منفی سوشل کنٹرول ایک مسئلہ کیوں ہے؟

منفی سوشل کنٹرول کے لیے مذہبی توجیہ (مذہب کو وجہ بنانا)

منفی سوشل کنٹرول بہت سے مختلف طریقوں سے سامنے آتا ہے اور اسکی بہت سی مختلف توجیہات بھی کی جا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر مذہب یا تہذیب۔

"ہمارا مذہب یہ بتاتا ہے" یا "ہماری مقدس کتاب میں یہ لکھا ہے" جیسی باتیں قانون سے چھوٹ نہیں دلا سکتیں۔ آزادیوں کو باقاعدہ انداز میں محدود کرنے والی روایات یا رواج بہرحال غیرقانونی ہیں چاہے مذہب یا تہذیب سے انکی توجیہ کی جائے۔ مذہبی آزادی بھی اس قسم کے عمل کے خلاف دفاع فراہم نہیں کرتی، مذہبی آزادی افراد کا دفاع ہے نہ کہ مذہب کا دفاع۔

مذہب مثبت سوشل کنٹرول کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ مذہبی کمیونٹی لوگوں کے درمیان اکثر مضبوط اور قریبی بندھن بنتی ہے، اپنی دینی وابستگی کے حوالے سے مضبوطی کے ساتھ، اور کمیونٹی کے ارکان ایک دوسرے کو مدد اور سہارا دیتے ہیں۔ مذہب اکثر اخلاقیات کا ماخذ بھی ہوتا ہے، اس طرح کہ یہ لوگوں کو سماجی مدد، مشکلات کا شکار لوگوں کو سہارا دینے یا شراب یا تمباکو کے استعمال میں میانہ روی یا ان سے پرہیز کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ قواعد فرد کے لیے بھی اور اجتماعی طور پر گروہ کے لیے بھی فلاح بڑھانے کا باعث ہو سکتے ہیں۔

جب ان قواعد اور دوسرے قواعد کو لاگو کرتے ہوئے معاملہ دباؤ اور دھمکیوں تک پہنچ جاتا ہے تو اکثر تبھی سوشل کنٹرول منفی بن جاتا ہے۔ یہ قابل قبول نہیں ہے خواہ مذہب کو اسکی توجیہ بنایا جائے۔ ناروے کے قانون میں فرد کی آزادی مسلّم ہے اور ایک شخص کی آزادی کی حد وہیں تک ہے جہاں سے دوسرے شخص کی آزادی شروع ہوتی ہے۔

کچھ الگ تھلگ عیسائی کمیونٹیوں میں مثال کے طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ مرد کاریگر بنیں اور عورتیں بچوں کے ساتھ گھر پر رہیں۔ اگر کوئی شخص "غلط" تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے دھمکیوں اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اپنے گھر والوں سے ملنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ناروے میں اس مسئلے کا بہت ذکر ہوتا ہے کہ مسلمان خواتین پر اکثر انکی اپنی مرضی کے بغیر، حجاب پہننے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ دھمکیوں یا نگرانی کی صورت میں دباؤ ڈالا جا سکتا ہے تاکہ یہ چیک کیا جائے کہ ایک خاتون حجاب استعمال کرتی ہے اور خاندان کی عزت برقرار رکھتی ہے۔ انتہائی صورتوں میں کنٹرول کے طریقوں میں قتل کی دھمکیاں یا تشدد بھی شامل ہو سکتا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی اپنے خاندان کے مذہب کو چھوڑنے کی کوشش کرے یا کسی اور طرح خاندان کی عزت یا گروہ کی عزت کو ٹھیس پہنچائے۔ یہاں یہ وضاحت اہم ہے کہ مذہبی آزادی میں یہ بھی شامل ہے کہ انسان کوئی عقیدہ نہ رکھے اور مذہب چھوڑ دے۔ ایسے کیسوں میں معاملہ فوری طور پر پولیس تک پہنچانا چاہیئے۔

غور کرنے کے لیے سوال:

اس کی کیا مثالیں ہیں کہ مذہب کو منفی اور مثبت سوشل کنٹرول کی وجہ بنایا جاتا ہے؟

کیا مذہبی ماحولوں میں سوشل کنٹرول دوسرے ماحولوں میں سوشل کنٹرول سے مختلف ہوتا ہے؟

مذہبی ماحولوں میں منفی سوشل کنٹرول سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

ارینجڈ میرج (بڑوں کی طے کردہ شادی) اور جبری شادی

جبری شادی ایسی شادی ہے جس میں دو شادی کرنے والوں کی بجائے کسی اور نے، جو عام طور پر والدین اور/یا گھر والے ہوتے ہیں، انکے ساتھی کو چنا ہو۔ ارینجڈ میرج جس میں گھر والے اپنے بیٹے یا بیٹی کو جیون ساتھی کا مشورہ دیں، غیر قانونی نہیں ہے۔ اگر شادی کرنے والوں میں سے ایک یا دونوں فریق یہ شادی نہ کرنا چاہتے ہوں تو یہ جبری شادی ہے، نہ کہ ارینجڈ میرج۔ جبری شادی غیر قانونی ہے اور اس پر چھ سال تک سزا ہو سکتی ہے – اس جرم میں اعانت بھی قابل سزا ہے۔ جبری شادی کا مطلب ہے جبر سے یعنی زبردستی ہونے والی شادی – جیسے دھمکیوں، تشدد، نفسیاتی دباؤ کا استعمال۔ ارینجڈ میرج اور جبری شادی کے درمیان توازن مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سے لوگ اپنے خاندان کو خوش کرنے کے لیے، عزت سلامت رکھنے کے لیے یا خوف کی وجہ سے اپنی مرضی سے ہٹ کر کچھ کرنے پر راضی ہو سکتے ہیں۔ لہذا جہاں کہیں گھر والے لڑکے لڑکی کی شادی طے کر رہے ہوں، یہ یقینی بنانا اور بھی زیادہ اہم ہے کہ دونوں فریق اپنی مرضی سے شادی کر رہے ہیں اور وہ خود پر کوئی دباؤ محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی سزا کے خوف سے شادی کر رہے ہیں۔

سرکاری ملازمین پر لازم ہے کہ جبری شادی کا شک ہونے پر اسکی رپورٹ کریں۔ سکول اور دوسرے سرکاری اداروں کا عملہ رپورٹ کرنے کا پابند ہے۔مذہبی رہنما سرکاری ملازمین کی طرح رپورٹ کرنے کے پابند نہیں ہیں لیکن ان پر بھی باقی سب شہریوں کی طرح کسی بھی غیر قانونی حرکت کی رپورٹ کرنے کی اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ بات جبری شادی، اور دیکھ بھال میں کوتاہی کے سلسلے میں بھی درست ہے جس کی وجہ منفی سوشل کنٹرول ہو سکتا ہے۔ جنسی اعضا کاٹنے کا شبہ پائے جانے کے سلسلے میں نارویجن پینل کوڈ کے سیکشن 284 میں لکھا ہے کہ اماموں اور مذہبی رہنماؤں پر اس فعل کو روکنا لازم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ "--- جنسی اعضا کاٹنے کے واقعے کو روکنے کی کوشش سے گریز کریں" تو اس پر جرمانے یا ایک سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے[1]۔ واقعے کو روکنے اور رپورٹ کرنے سے مراد پولیس کو آگاہ کرنا یا پولیس میں رپورٹ درج کروانا ہے۔

وزارت انصاف نے تجویز کیا ہے کہ روکنے کی عام ذمہ داری کے احاطے میں جبری شادی اور جنسی اعضا کاٹنے، دونوں معاملات کو لایا جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر شخص جسے شک ہو کہ کوئی جبری شادی ہونے والی ہے یا جبری شادی ہوئی ہے، وہ قانون کے تحت اسکی رپورٹ کرنے کا پابند ہے۔ پینل کوڈ میں تبدیلی کے لیے وزارت انصاف کی تجویز میں یہ بھی شامل ہے کہ نظام قانون سے باہر ہونے والی جبری شادی کو پینل کوڈ کے جبری شادی سے متعلق سیکشن 253 میں منتقل کیا جائے۔ فی الحال نظام قانون سے باہر ہونے والی جبری شادی، جیسے مذہبی غیر رجسٹرڈ شادی، پر اکثر سیکشن 251 اور 252 کے تحت سزا دی جاتی ہے جو جبر اور سنگین جبر سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تجویز نامناسب دباؤ کے پہلو کو بھی تقویت دے گی جس کا تعلق نفسیاتی دباؤ سے بھی ہے۔

موجودہ قوانین اور تبدیلیوں کے لیے تجاویز کے بارے میں مزید معلومات کے لیے وزارت انصاف کی اس سماعت کی تفصیل پڑھنے کا مشورہ دیا جاتا ہے جو پینل کوڈ میں تبدیلی سے متعلق ہے۔ یہ دیگر معاملات کے علاوہ نظام قانون کے تحت اور نظام قانون سے باہر ہونے والی جبری شادیوں، جنسی اعضا کاٹنے اور ان معاملات کی رپورٹ کرنے/روکنے کی ذمہ داری سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ سماعت آپکو یہاں ملے گی۔

موسم گرم 2019 میں تجویز "نیا قانون اور مذہبی کمیونٹیوں اور نظریات حیات رکھنے والے گروہوں سے متعلق رپورٹ" پیش کی گئی۔ یہ قانون اور رپورٹ حکومتی امداد لینے کے لیے زیادہ کڑے تقاضے متعارف کراتے ہیں اور اسکے آنے کے بعد یہ بحث چلتی رہی ہے کہ آیا 'یہوواہ کے گواہ' فرقے کو امداد سے محروم کر دینا چاہیے کیونکہ وہ اپنے ان ارکان کو خارج کر دیتے ہیں اور سزا دیتے ہیں جو عام انتخابات میں ووٹ کا حق استعمال کریں۔ یہ ذہن میں رکھنا اہم ہے کہ جبری شادی کا شبہ پائے جانے پر اماموں اور مذہبی رہنماؤں کا اسے قبول کر لینا یا کوئی قدم اٹھانے کی صلاحیت نہ رکھنا بھی مستقبل میں امداد سے محروم ہونے کی وجہ بن سکتا ہے۔

[1] پینل کوڈ کے سیکشن 284 سے - https://lovdata.no/lov/2005-05-20-28/§284

غور کرنے کے لیے سوال:

جبری شادی کیوں غیر قانونی ہے؟

ارینجڈ میرج اور جبری شادی کے درمیان حد فاصل کہاں ہے؟

اس حد کے ٹوٹنے کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟

ایسی کچھ نشانیاں جن سے کسی بچے یا نوجوان کے منفی سوشل کنٹرول کا شکار ہونے کا اظہار ہو سکتا ہے۔[2]

- وہ سماجی پروگراموں میں شریک نہیں ہوتا۔
- وہ سوشل میڈیا پر نہیں ہے۔
- سکول کے بعد سیدھا گھر جاتا ہے۔
- سکول سے غیر حاضری۔
- سکول آتے اور جاتے ہوئے والدین یا بڑے بہن بھائیوں میں سے کوئی اسکے ساتھ ہوتا ہے۔
- بڑے بہن بھائی، والدین یا رشتہ دار اسکی نگرانی کرتے ہیں۔
- سکول سے چھٹی کے بعد میسیج کا جواب نہیں دیتا (یہ اس بات کی نشانی ہو سکتی ہے کہ اس کا موبائل فون ضبط کر لیا گیا ہے)۔
- اسے صنف مخالف کے ساتھ فزیکل ایجوکیشن یا تیراکی کے پیریڈ میں شریک ہونے کی اجازت نہیں ہوتی
- وہ مختلف لباس استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے۔
- وہ دوہری زندگی گزارتا ہے۔ لڑکیاں سکول لگنے سے پہلے اور چھٹی کے بعد کپڑے، میک اپ، سر کا سکارف وغیرہ بدل لیتی ہیں۔
- خاندان میں سے کوئی اس نوجوان کے پیسوں، موبائل اور انٹرنیٹ کے استعمال کو کنٹرول کرتا ہے
- اسے گرل فرینڈ/بوائے فرینڈ بنانے یا دوستوں سے ملنے کی اجازت نہیں ہوتی یا صرف اپنی کمیونٹی/مذہب کے اندر اندر گرل فرینڈ/بوائے فرینڈ یا دوست بنانے کی اجازت ہوتی ہے۔
- اسے اعلی تعلیم شروع کرنے یا جاری رکھنے کی اجازت نہیں ملتی۔
- وہ خفیہ طور پر گرل فرینڈ/بوائے فرینڈ بنا کر اسے راز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔
- اسکے بھائی یا بہن کی مرضی کے خلاف شادی کر دی جاتی ہے۔
- بہن یا بھائی کی شادی کم عمری میں ہو جاتی ہے۔
- والدین/سرپرست اسے سکول سے ہٹا لیتے ہیں۔
- زیادہ لمبی تعطیلات کی درخواست۔
- وہ تعطیلات کے بعد سکول کے آغاز پر واپس نہیں آتا۔
- خاندان میں اچانک تبدیلیاں۔
- مستقبل میں طے شادی کو مؤخر کرنے کے لیے پڑھائی میں بہت اچھی کارکردگی دکھاتا ہے۔
- جارحانہ رویّہ، زیادہ غصہ یا اپنی ذات میں بند رہنا۔
- یاد رکھیں: یہ تبدیلیاں اکثر بلوغت کی عمر میں ہوتی ہیں۔
- مستقبل، تعلیم وغیرہ کے حوالے سے کوئی منصوبے نہیں بناتا یا کوئی خواہش نہیں رکھتا۔

[2] Rettentil.no سے لیا گیا نیز کچھ حصہ STL سے ہے

مذہبی کمیونٹیوں میں خطرے کی نشانیاں

- مذہبی کمیونٹی کھل کر ذکر نہیں کرتی کہ انسان کو کوئی مذہب نہ رکھنے یا مذہب بدلنے کا حق حاصل ہے۔
- کمیونٹی یہ سمجھتی ہے کہ مذہبی آزادی اور آزادئ اظہار مذہب کے تحفظ کے لیے ہے، نہ کہ فرد کے تحفظ کے لیے۔
- خود کو بند رکھتی ہے اور اپنے ارکان کو اس سے مختلف باتیں بتاتی ہے جو باہر کے لوگوں کو بتائی جاتی ہیں۔
- ان لوگوں کو الگ رکھتی ہے/انکا بائیکاٹ کرتی ہے جو شریک نہیں ہوتے یا کمیونٹی کی رکنیت چھوڑ دیتے ہیں۔
- حقوق کے متعلق آگاہ نہیں کرتی یا حقوق میں رکاوٹ ڈالتی ہے، بالخصوص لڑکیوں کے حقوق میں۔
- تنقید برداشت نہیں کرتی، تنقید پر غور کرنے کی بجائے غصے میں آجاتی ہے۔
- نارویجن اقدار کی طرف منفی رویّہ، یہ نہیں بتاتی کہ معاشرہ کیا کچھ پیش کرتا ہے (ادارہ تحفظ بچگان کی مدد، والدین کے لیے مدد وغیرہ)۔
- یہ نہیں بتاتی کہ ناروے تمام نظریات حیات کو جگہ دیتا ہے بلکہ خطرناک جنسی روش کا ہی ذکر کرتی ہے۔
- پیچھے مڑ کر سابقہ وطن کی طرف دیکھتی ہے، نہ کہ آگے مستقبل کی طرف۔
- مذہبی اثر ڈالنے کی غرض سے سابقہ وطن میں طویل قیام کی ترغیب دیتی ہے۔
- نارویجن قانون اور مذہبی اصولوں کے درمیان فرق کو قبول نہیں کرتی۔
- یہ نہیں بتاتی کہ شادی کرنے کے دو طریقے ہیں، مذہبی دستور کے مطابق شادی اور سول میرج۔
- شادی کروانے کے مجاز سرکاری اداروں یا اہلکاروں کو منظور نہیں کرتی یا انکی اہمیت نہیں سمجھتی۔
- اس کمیونٹی میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھی جاتی ہیں اور اسے قبول کیا جاتا ہے۔
- آپکو ایسے کام کے لیے مجبور کرتی ہے، دباؤ ڈالتی ہے یا دھمکاتی ہے جو آپ نہیں کرنا چاہتے۔
- کمیونٹی کو ہمیشہ فرد پر فوقیت دی جاتی ہے، فرد کی آزادی کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔
- یہ کہتی ہے کہ مذہب لڑکیوں کے ختنے کا حکم دیتا ہے۔ جنسی اعضا کاٹنے سے وابستہ صحت کے خطرات کو معمولی قرار دیتی ہے۔
- دوسری مذہبی کمیونٹیوں یا سرکاری اداروں کے ساتھ مکالمہ نہیں رکھتی۔
- کھل کر بات نہیں کرتی کہ ایک اچھی مذہبی کمیونٹی کو کیسا ہونا چاہیئے۔

ان اداروں کی فہرست جن سے آپکو مدد مل سکتی ہے:

ادارہ تحفظ بچگان کا الارم ٹیلیفون: 116 111

جرائم کا نشانہ بننے والوں کے لیے پولیس کا امدادی مرکز: 008 40 800 (https://www.politiet.no/kontakt-oss/stottesenter-for-kriminalitetsutsatte/)

ریڈ کراس کی فون اور ایس ایم ایس سروس جس میں نام خفیہ رکھا جاتا ہے: فون 201 55 815، ایس ایم ایس 488 26 926

ادارہ تحفظ بچگان کی ہنگامی سروس: https://barnevernvakten.no/

Hjelpekilden والدین کا نیٹ ورک اور بات چیت کے گروپ پیش کرتا ہے: www.hjelpekilden.no

تارکین وطن اور پناہ گزینوں کے لیے اپنی مدد آپ (SEIF) کی نوعمر افراد کے لیے فون سروس: 00 97 30 97

Dinutvei.no نے ملک بھر میں کئی مقامات پر امدادی اداروں اور عورتوں کی پناہگاہوں کی فہرست بنا رکھی ہے: https://dinutvei.no/hjelpetilbud

Dinutvei.no نے انٹرنیٹ سرچ کو چھپانے کے لیے بھی ایک گائیڈ تیار کی ہے: https://dinutvei.no/nettlesing-uten-spor/4-nettlesing-uten-spor

وہ دوسرے لوگ جن سے آپ بات کر سکتے ہیں[3]:

سکول کاؤنسلر (صلاح کار)
اقلیتی طالبعلموں کے لیے سکول کاؤنسلر
پبلک ہیلتھ نرس
ادارہ تحفظ بچگان
Kors på halsen
Ung.no

دوسرے وسائل اور ادارے:

RVTS ØST: https://rettentil.no/

ڈائریکٹوریٹ برائے معاشرتی وحدت و تنوع (IMDi) کا صفحہ Nora https://www.imdi.no/nora/

www.stortro.no
www.fritro.no

[3] https://rodekorstelefonen.no/ekstremkontroll سے لیا گیا